امام رضا(ع) کی روایت کہ جس میں انھوں نے قرآن کو فقط راہ ہدایت کہا ہے، کیا یہ روایت، حدیث ثقلین کے ساتھ تعارض رکھتی ہے؟

توضیح سوال:

شیخ صدوق کی کتاب توحید میں امام رضا (ع) سے ایک حدیث نقل ہوئی ہے کہ ظاہری طور پر یہ حدیث، حدیث ثقلین سے تعارض رکھتی ہے، امام رضا نے فرمایا ہے کہ:

حدثنا جعفر بن محمد بن مسرور رضي الله عنه ، قال : حدثنا محمد بن عبد الله ابن جعفر الحميري ، عن أبيه ، عن إبراهيم بن هاشم، عن الريان بن الصلت ، قال : قلت للرضا عليه السلام : ما تقول في القرآن؟ فقال : كلام الله لا تتجاوزوه ، و لا تطلبوا الهدى في غيره فتضلوا.

یعنی فقط قرآن سے تمسک کرو اور اس سے تجاوز نہ کرو اور اگر قرآن کے علاوہ کسی دوسری چیز سے

تمسک کروگے تو، گمراہ ہو جاؤگے۔

التوحيد شيخ صدوق ج ١ ص ٢٢٤

امام رضا کی مراد اس روایت سے کیا ہے؟ کیا فقط قرآن سے تمسک کرکے ہدایت کو طلب کرنا چاہیے،

نہ کسی دوسری چیز سے؟

جواب:

اس سوال کے دو جواب دیئے جا سکتے ہیں:

پہلا جواب:

اسطرح کی روایات اہل بیت (ع) کی پیروی کرنے کی نفی نہیں کرتیں، یعنی ایک چیز کا ثابت ہونا یہ دوسری چیز کی نفی کرنا نہیں ہوتا۔اسکا روایت کا یہ معنی نہیں ہے کہ ہم قرآن کے علاوہ کسی دوسرے کی پیروی نہ کریں، بلکہ اسطرح کی روایات قرآن کی پیروی کرنے کی تاکید پر دلالت کرتی ہیں۔ جسطرح کہ بعض اسکی طرح کی دوسری روایات میں اہل بیت کی پیروی کرنے پر تاکید کی گئی ہے۔ مثال کے طورپر حدیث سفینہ کی طرف اشارہ کیا جاسکتا ہے۔

حدیث سفینہ وہ معتبر حدیث ہے کہ جو کتب معتبر شیعہ میں ذکر ہوئی ہے، جیسے عیون اخبار الرضا شیخ صدوق اور امالی شیخ طوسی وغیرہ اور اسی طرح اہل سنت کی بعض معتبر کتب میں ذکر ہوئی ہے، جیسے فضائل الصحابہ احمد بن حنبل اور المستدرک علی الصحیحین حاکم نیشاپوری وغیرہ۔

یہ روایت چند صحابہ سے جیسے امام علی (ع)، ابوذر غفاری، ابن عباس اور انس بن مالک وغیرہ کے ذریعے سے متعدد اسناد اور مختلف الفاظ کے ساتھ رسول خدا (ص) سے نقل ہوئی ہے۔

مَثَلُ أَهْلِ بَيتِي فِيكُمْ كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا (فيها) نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرَق (هلك)۔

میرے اہل بیت کی مثال حضرت نوح کی کشتی کی طرح ہے، جو بھی اس میں سوار ہو گیا، وہ نجات پا جائے گا اور جو اسمیں سوار نہیں ہو گا، وہ غرق و ہلاک ہو جائے گا۔

الصفار، أبو جعفر محمد بن الحسن بن فروخ (متوفى٢٩٠هـ) بصائر الدرجات، ص ٣١٧، تحقيق: تصحيح و تعليق و تقديم: الحاج ميرزا حسن كوچہ باغى، ناشر: منشورات الأعلمى – تهران،

الشيبانى، ابو عبد الله أحمد بن حنبل (متوفى٢٤١هـ)، فضائل الصحابہ، ج ٢، ص ٧٨٥، تحقيق د. وصى الله محمد عباس، ناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت، الطبعة: الأولى.

البغدادی، ابو بکر أحمد بن علی بن ثابت الخطیب (متوفی٤٦٣هـ)، تاریخ بغداد، ج ١٢، ص ٩١، ناشر: دار الکتب العلمیة – بیروت.

الحاکم النیشاپوری، ابو عبد الله محمد بن عبد الله (متوفی٤٠٥ هـ)، المستدرک علی الصحیحین، ج ٢، ص ٣٤٣، تحقیق: یوسف عبد الرحمن المرعشلی.

قابل توجہ ہے کہ حاکم نیشاپوری اس روایت کو نقل کرنے کے بعد کہتا ہے کہ :

هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم و لم یخرجاه۔

یہ روایت مسلم کی روایت کے صحیح ہونے کی شرائط کے مطابق ہے، لیکن اس نے اور بخاری نے اس حدیث کو اپنی اپنی کتاب میں ذکر نہیں کیا۔

یہ روایت دوسری کتب میں بھی مختلف الفاظ کے ساتھ نقل ہوئی ہے۔ مرحوم شیخ طوسی نے اس حدیث کو اسطرح نقل کیا ہے کہ :

من دخلها نجا و من تخلف عنها غرق۔

ایک دوسری نقل کے مطابق ہے کہ:

من ركبها نجا ، و من تركها هلك.

الأمالى، ص ٤٨٢الطوسى، تحقيق : قسم الدراسات الاسلامية - مؤسسة البعثة، ناشر: دار الثقافة ـ قم ، الطبعة: الأولى، ١٤١٤هـ.

مرحوم شیخ صدوق نے اس عبارت کے ساتھ نقل کیا ہے کہ:

مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا زُجَ فِي النَّارِ.

ابى جعفر الصدوق، محمد بن على بن الحسين بن بابويه (متوفى٣٨١هـ)، عيون أخبار الرضا (ع) ج ١ ، ص ٣٠، تحقيق: تصحيح و تعليق و تقديم: الشيخ حسين الأعلمى، ناشر: مؤسسة الأعلمى للمطبوعات - بيروت – لبنان،

جیسا کہ آپ نے مشاہدہ کیا ہے کہ اس روایت میں اہل بیت کے علاوہ کسی دوسرے کی پیروی کرنے کی نفی ہوئی ہے۔ یہ مطلب «من تخلف عنها غرق» «من تخلف عنها هلک»

«من لم يدخلها هلک» «من تخلف عنها زج فی النار» کے الفاظ سے سمجھا جا

سکتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ ان دو طرح کی روایات میں سے کس پر عمل کرنا ہوگا؟

جواب یہ ہے کہ اسطرح کی روایات ایک دوسرے کی نفی نہیں کرتیں یعنی ان دو طرح کی روایات میں

کسی قسم کا تعارض اور تضاد نہیں ہے، بلکہ ہر دو طرح کی روایات مناسبت کے لحاظ سے ان دو (قرآن و

اہل بیت) میں سے ایک پر زیادہ تاکید کو بیان کرتیں ہیں، یعنی اس طرح کی روایات میں بعض میں

قرآن کی پیروی کرنے پر زیادہ تاکید کی گئی اور بعض اسطرح کی دوسری روایات میں اہل بیت کی پیروی

کرنے پر زیادہ تاکید کی گئی ہے، اور دونوں روایات کو جمع کرنے والی روایت وہی معروف اور مشہور

روایت حدیث ثقلین ہے، کہ جس میں قرآن اور اہل بیت ہر دو کو ہادی اور راہنما کہا گیا ہے۔

دوسرا جواب:

تعارض کی صورت میں حدیث ثقلین مقدم ہو گی۔

فرض کریں کہ امام رضا (ع) سے نقل شدہ روایت اور حدیث ثقلین میں تعارض ہے، تو اس صورت میں یقینی طور پر حدیث ثقلین مقدم ہو گی، کیونکہ شیخ صدوق کی روایت، خبر واحد اور غیر قطعی ہے، جبکہ حدیث ثقلین متواتر اور یقینی ہے۔ خبر قطعی کا غیر قطعی پر مقدم ہونا عقلی اور واضح ہونے کے علاوہ علماء اسلامی کا مورد تائید اور متفقہ فیصلہ ہے۔ علماء نے اس کے بارے میں تعارض ادلّہ کے باب میں تفصیل سے بحث کی ہے۔ مثال کے طور پر مرحوم مظفر نے کتاب اصول الفقہ میں اس بارے میں کہا ہے کہ:

لا يتحقق هذا المعنى من التعارض إلا بشروط سبعة هي مقومات التعارض الاول: ألا يكون أحد الدليلين ... قطعيا لأنه لو كان أحدهما قطعيا فإنه يعلم منه كذب الآخر و المعلوم كذبه لا يعارض غيره.

تعارض موجود نہیں ہوتا مگر یہ کہ تعارض کی سات شرائط بھی پائی جاتی ہوں، پہلی شرط یہ ہے کہ ان دونوں دلیلوں میں سے کوئی ایک دلیل قطعی نہ ہو، کیونکہ اگران دونوں دلیلوں میں سے ایک دلیل قطعی اور دوسری غیر قطعی ہو تو، اس سے غیر قطعی دلیل کا جھوٹا ہونا ثابت ہو جائے گا، اور جس دلیل کا کذب ہونا واضح ہو جائے گا تو وہ بالکل اپنے علاوہ دوسری دلیل سے تعارض کر ہی نہیں سکتی، کیونکہ تعارض تمام شرائط کی روشنی میں، دو قطعی دلیلوں کے درمیان ہوتا ہے، کبھی بھی ایک قطعی اور دوسری کذب روایت و حدیث میں تعارض ہو ہی نہیں سکتا۔

المظفر، الشيخ محمد رضا (متوفى١٣٨٨هـ)، أصول الفقه، ج ٣ ، ص ٢١٢،

ناشر : مؤسسة النشر الإسلامى التابعة لجماعة المدرسين بقم المقدسه،

شوکانی اہل سنت کے عالم نے اس موضوع کے بارے بحث کی ہے، قابل توجہ ہے کہ وہ اس بارے میں

امام الحرمین کے قول سے اتفاق اور اجماع کا دعوی بھی نقل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ :

و للترجيح شروط ... الثانى التساوى فى القوة فلا تعارض بين المتواتر و الاحاد بل يقدم المتواتر بالاتفاق كما نقله امام الحرمين.

ترجیح کے موجود ہونے کے لیے چند شرائط ہیں، دوسری شرط یہ ہے کہ دو دلیلیں قوت اور صحیح ہونے کے لحاظ سے مساوی ہوں، لھذا خبر متواتر اور خبر واحد میں کوئی تعارض نہیں ہو گا، بلکہ علماء کا اجماع ہے کہ اس صورت میں خبر متواتر مقدم ہو گی، جس طرح کہ امام الحرمین نے بھی اس اجماع کو نقل کیا ہے۔

الشوكانى، محمد بن على بن محمد (متوفى ١٢٥٥هـ)، إرشاد الفحول إلى تحقيق علم الأصول، ج ١، ص ٤٥٥، تحقيق: محمد سعيد البدرى ابو مصعب، ناشر: دار الفكر - بيروت، الطبعة: الأولى،

نتیجہ کلی:

جو کچھ بیان ہوا، ہم نے جانا کہ امام رضا(ع) سے نقل شدہ روایت اور حدیث ثقلین میں کسی قسم کا کوئی تعارض نہیں ہے،اور اگر فرض بھی کر لیں کہ تعارض ہے تو اس صورت میں قطعی اور یقینی طور پر حدیث ثقلین متواتر ہونے کی وجہ سے مقدم ہو گی۔

مورد بحث موضوع اور اس طرح کہ دوسرے تمام علمی موضوعات میں، یہ ایک علمی اور قاعدہ کلی ہے، کہ جس کو علماء نے کتب میں بیان کیا ہے۔البتہ ہم نے بہت سادہ اور آسان الفاظ میں مطلب کو بیان کیا ہے تاکہ ہر سطح کے علم رکھنے والا انسان اس مطلب کو اچھی طرح سمجھ سکے۔

التماس دعا